رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۵۶ | مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۲۲ جنوری کو پنڈت راجا رام صاحب سنسکرت پروفیسر ڈی اے۔ وی کالج لاہور نے مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ اور تھوڑی دیر تک گفتگو بھی ہوئی۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

جناب خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ چند دن کی رخصت پر گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ مکرم مولانا سید سرور شاہ صاحب بحیثیت جنرل سکرٹری کام کر رہے ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے ارادہ کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ ڈائری جس میں بیشمار حقایق اور معارف ہوتے ہیں۔ اور جن سے ہماری جماعت بہت بڑا فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ باقاعدہ مرتب کر کے اخبار میں شایع کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ یہ نہایت مشکل اور بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے (اور اس وقت تک اپنی کم مائیگی اور ناتوانی کی وجہ سے ہی اسمیں ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکی تھی) اسلئے جہاں احباب سے یہ گذارش ہے کہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اس کام کے کرنیوالوں کو عمدگی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہاں یہ بھی عرض ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری غلطیوں اور فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں اور اپنی شفقت سے ان کی اصلاح کا موقع دیں۔

اسجگہ ہم یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ چونکہ ڈائری ہمارے طور پر مرتب کی جائیگی۔ اور سوائے اسکے جس کے متعلق بتایا جایا کریگا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ملاحظہ سے گذر چکی ہے" بغیر نظر ثانی کے شایع کی جائیگی۔ اسلئے اگر کوئی بات ہماری کم فہمی سے اپنے اصلی رنگ میں شایع نہ ہوئی تو اس کی تمام و کمال ذمہ واری ہم پر ہوگی۔

(ایڈیٹر و اسسٹنٹ ایڈیٹر)

(۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی گفتگو سنسکرت کے ایک مشہور عالم سے

سنسکرت کے مشہور فاضل پنڈت راجا رام صاحب پروفیسر سنسکرت ڈی اے۔ وی کالج لاہور جو کسی تقریب پر یہاں آئے ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس قرآن کریم میں جو بعد نماز عصر حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ شامل تھے۔ درس کے بعد ان کی طرف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں بیٹھ گئے۔

اُس دن درس قرآن کریم میں سورہ مومنون کا آخری رکوع تھا جس میں کفار کے متعلق یہ ذکر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے کہینگے کہ ہم گمراہ ہیں۔ ہمیں دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے تاکہ ہم اچھے عمل کریں پھر اگر ہم نے پہلی طرح ہی کیا تو ہم ظالم ہونگے۔

اسکے متعلق پروفیسر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے گفتگو کی چونکہ پروفیسر صاحب اس قدر آہستگی سے کلام کرتے تھے کہ اس مجمع میں بھی جہاں میں تھا۔ وہاں اچھی طرح نہ سنائی دیتی تھی۔ اسلئے ان کے سوالات کے متعلق مجھے ان اصحاب سے دریافت کرکے لکھنا پڑا ہے جو بالکل ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ کیوں ایسے لوگوں کو موقع نہیں دیا جائیگا۔ ممکن ہے ان کو نیک عمل کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ یہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے۔ جن کو دنیا میں ہدایت پانے کا موقع تھا۔ ان کے سامنے ہدایت پانے کے سامان موجود تھے۔ مگر انہوں نے توجہ نہ کی۔ اور فائدہ نہ اٹھایا۔ انہیں خدا تعالیٰ نے دونوں موقع دئے تھے۔ اور ان میں طاقت رکھی تھی کہ یا تو ہدایت کو قبول کرکے آخرت کا آرام اور آسایش حاصل کریں یا آخرت کے آرام کے مقابلہ میں دنیا کی خواہشات اور آرام کو آخرت پر مقدم کرلیں۔ مگر انہوں نے آخرت کے آرام کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی خواہشات کے مطابق دنیا کے آرام پر گر پڑے۔

پروفیسر صاحب۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جنہیں ہدایت پانے کے اسباب ہی نہ میسر آئے ہوں اور ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ان سامانوں سے فائدہ ہی نہ اٹھا سکیں۔ جیسا کہ چھوٹے بچے جو پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں یا بہرے اور گونگے یا ایسے مقامات پر رہنے والے جہاں انہیں کوئی سیدھا راستہ دکھلانے والا نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ ایسے لوگوں کے متعلق جو بچپن میں مر گئے یا گونگے اور بہرے تھے یا پاگل اور مخبوط الحواس تھے یا ایسی جگہ تھے۔ جہاں ان کے لئے ہدایت پانے کا کوئی سامان نہ تھا۔ انکو دوبارہ موقع دیا جائیگا۔ اور ان کے سامنے ہدایت پیش کیجائیگی۔ اسوقت جو اسے قبول کرلینگے۔ انکو جنت میں داخل کردیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق اور پوری نیک نیتی سے جن باتوں کو مانتا ہو وہ درست نہ ہوں اور جو درست ہوں وہ اس کی سمجھ میں نہ آئیں اور ان کا وہ نیک نیتی سے انکار کرے۔ ایسے لوگوں کے متعلق کیا ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ کسی صداقت کا وہی شخص انکار کرتا ہے جس کو صحیح طور پر یا تو صداقت پہنچی نہ ہو۔ یا جس کے پاس اس صداقت کے سمجھنے کے سامان نہ ہوں۔ اور ایسے لوگوں کے متعلق میں بتا چکا ہوں۔ کہ انہیں صداقت کو سمجھنے کے سامان دیکر دوبارہ موقع دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص صداقت کو سمجھ تو سکتا ہو مگر وہ کسی وجہ سے نہ سمجھا ہو اور اس میں اس کی شرارت بھی نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ ایسے شخص کا نہ سمجھنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یا تو صحیح طور پر اسکے سامنے صداقت نہ پہنچی ہو یا اسکے پاس صداقت کے سمجھنے کے سامان نہ ہوں۔ ورنہ اگر یہ ہو تو پھر صداقت کا انکار کرنیوالے کو نیک نیت نہ سمجھا جائیگا۔ مثلاً جب سورج چڑھا ہوا ہو اور ایک آدمی اسے دیکھ لے تو وہ سورج کے چڑھنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اگر انکار کرے تو معذور نہیں سمجھا جائیگا۔ ہاں جو کسی اندھیری کوٹھڑی میں بند ہو۔ اور سورج کو نہ دیکھ سکتا ہو اور انکار کرے تو اسے معذور قرار دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب۔ یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو دوبارہ موقع دیا جائیگا۔ اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ قرآن کی متعدد آیات سے اس کا استدلال ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ میں اس کی تصریح موجود ہے۔ اور اسلام نے تو یہاں تک رکھا ہے کہ جس قدر کسی کے پاس سامان ہونگے اگر انہی سے کسی نے فائدہ اٹھایا ہوگا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ جس کے پاس زیادہ سامان تھے اسے ان کے زیادہ ہونے کی وجہ سے زیادہ اجر دیا جائیگا اور جسکے پاس کم تھے۔ اسے انکی کمی کی وجہ سے کم دیا جائیگا۔ بلکہ اگر جس کو زیادہ سامان ملے۔ اس نے ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھایا۔ اور جس کے پاس کم تھے اس نے ان سے ہی پورا کام لیا تو دونوں کو ایک جیسا اجر دیا جائیگا مثلاً ایک شخص جس کے پاس ایک سو روپیہ ہو اور وہ سو ہی خدا کے لئے دیدے اور دوسرے کے پاس دس ہوں اور وہ دس ہی خدا کے لئے دیدے۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ جس نے سو دئے ہیں اسکو زیادہ اور جس نے دس دئے ہیں اسکو کم اجر دیا جائے بلکہ دونوں کو مساوی دیا جائیگا۔ کیونکہ جس طرح سو والے کے پاس جو کچھ تھا وہ اس نے دیدیا۔ اسی طرح دس والے کے پاس جو کچھ تھا اس نے بھی دیدیا اور اگر اسکے پاس سو ہوتا تو وہ سو بھی دیدیتا۔

پروفیسر صاحب۔ کیا جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے وہ ہمیشہ اس میں رہینگے

حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ کو یہ سوال اس لئے کرنا پڑا ہے کہ آپ ہمارے عقیدہ سے واقف نہیں ہیں۔ ہم یہ نہیں مانتے اور نہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہینگے۔ دوزخ میں لوگ اسلئے ڈالے جائینگے کہ ان کی اصلاح ہو۔ اور جب اصلاح ہو جائیگی تو نکال دئے جائینگے۔

پروفیسر صاحب۔ ہمارے ہاں تو اصلاح کا یہ طریق ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں آنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ تو کہتے ہیں کہ انسان کو سزا کے طور پر دوسری جون میں ڈالکر اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں لاکر اصلاح نہ کی جائیگی۔ بلکہ اسی جگہ اصلاح کی جائیگی ہمارے نزدیک گنہگار اسی طرح دوزخ میں جائینگے جس طرح بیمار ہسپتال میں جاتے ہیں۔ جب انکو ان کے گناہوں کی سزا مل جائیگی اور اس طرح ان کی اصلاح ہو جائیگی۔ تو انہیں دوزخ سے نکال دیا جائیگا۔ اور ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب کے سب لوگ جنت میں چلے جائینگے۔ اور کوئی ایسا نہیں ہوگا۔ جو ہمیشہ ہی دوزخ میں رہے۔ اور کبھی نہ نکالا جائے۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس نے دنیا میں کوئی بھی نیکی نہ کی ہو۔ ہر ایک انسان خواہ وہ گناہوں میں کیسا ہی مبتلا رہا ہو۔ ضرور کوئی نہ کوئی نیکی کی ہوگی۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا رحم بہت وسیع ہے۔ اسلئے وہ نیکی رکھ چھوڑتا ہے۔ اور پہلے بدیوں کی سزا جو ایک محدود عرصہ تک ہوتی ہے۔ دیتا ہے۔ اور پھر نیکی کے بدلے غیر محدود زمانہ کے لئے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

پروفیسر صاحب۔ ایسی باتیں آج پہلی بار ہی میں نے آپ سے سنی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ نے پہلی بار ہی جو ملاقات کی۔ تو پہلی بار ہی سننی تھیں۔ اور کوئی یہ باتیں آپ کو کہاں سنا سکتا تھا۔

بات یہ ہے کہ جب کبھی قوم پر قومی تنزل اور ادبار کے دن آتے ہیں۔ تو اس کی توجہ مذہب کی طرف نہیں رہتی۔ مسلمان چونکہ آج کل گر رہے ہیں۔ اور ان پر بڑے بڑے مصائب آ رہے ہیں۔ اسلئے ان کی توجہ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ اور وہ اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے۔

پروفیسر صاحب۔ میں آپ کو ایک مقدس انسان سمجھتا ہوں۔ اور آپ کی عزت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔ مگر کسی اور خیال سے نہیں، بلکہ اپنا علم بڑھانے کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ نے جو دوبارہ موقعہ ملنے کے متعلق فرمایا ہے۔ اگر اس کا حوالہ بھیجدیا جائے۔ تو بہت مہربانی ہوگی۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم اول)

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۲۷ جنوری ۱۹۲۱ء

مولوی ثناء اللہ کی فریب کاری

مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہمارے مقابلہ میں جس قسم کی چالبازیوں اور دہوکہ دہیوں سے کام لینا پڑتا ہے وہ آئے دن ان کی تحریروں سے ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اور انہیں شر من تحت ادیم السماء کا مصداق بناتی ہیں۔

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہم نے مولویصاحب کے ایک جھوٹ کا جسے وہ چالبازی سے چھپانا چاہتے تھے۔ اور الٹا ہم پر جھوٹ کا الزام لگاتے تھے ثبوت دیتے ہوئے انہیں وہ الفاظ یاد دلائے تھے۔ جو انھوں نے جھوٹ کے متعلق عدالت میں مجسٹریٹ کو لکھائے تھے۔ چنانچہ لکھا تھا کہ:-

"خدا کی شان وہ مولوی ثناء اللہ جس کا عقیدہ ہے کہ جائز بدلہ لینے کے لئے دروغ۔ دہوکہ۔ دغا۔ جعلسازی۔ بہتان۔ نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں ہوتا۔ وہ مولوی ثناء اللہ جس کا بیان ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ جھوٹ بولکر اسے ہزار ہا لوگوں میں پھیلائے تو وہ کذاب نہیں ہو گا۔ اور وہ مولوی ثناء اللہ جس کا اعتقاد ہے کہ قرآن کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہو سکتا ہے۔ اور دروغ گو میں اگر اوصاف شرعیہ ہیں۔ تو وہ ایک معنی میں متقی ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے متعلق نہایت دیدہ دلیری سے اپنے ۱۳ر اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ "ان کے ہاں جھوٹ کوئی چیز نہیں" اس سے بڑھ کر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مثل کی اور کیا تصدیق ہوگی۔ ہم تو جھوٹ کو جھوٹ ہی سمجھتے ہیں۔ اور اس کو استعمال میں لانے والے کو کذاب کہتے ہیں۔ وہاں اس شخص کے نزدیک جھوٹ کوئی چیز نہیں ہو سکتا۔ جس نے مجسٹریٹ کے سامنے عدالت میں کھڑے ہو کر کہا:-

"اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا ہے۔ اور ہزار ہا میں پھیلایا گیا ہے۔ تو وہ کذاب نہیں ہو گا"

اور جس نے بھرے مجمع میں کہا کہ:-

"دروغگو۔ جعلساز۔ بہتان باندھنے والا۔ افترا باندھنے والا۔ دغا دینے والا ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو"

اور وہ یہی حضرت ہیں۔ جن کا نام ثناء اللہ ہے۔ کیا ایسے شخص کا یہ حق ہے۔ کہ دوسروں پر دروغگوئی اور افترا پردازی کا الزام لگا کر متہم کرے"

(الفضل ۲۶ر اگست)

مذکورہ بالا عبارت میں سے صرف حسب ذیل حصہ کو لیکر کہ:-

"مولوی ثناء اللہ کا عقیدہ ہے کہ جائز بدلہ لینے کے لئے دروغ۔ دہوکہ۔ جعلسازی۔ دغا۔ بہتان نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ جھوٹ بولکر اسے ہزار ہا لوگوں میں پھیلائے تو وہ کذاب نہیں ہو گا وغیرہ۔

مولوی ثناء اللہ نے لکھا کہ:-

"ہمارے اعتقاد میں اگر یہ داخل نہ ہوتا کہ جسمانی طور پر ماں باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے تو روحانی طور پر پیرو مرشد کا اس لئے بحکم ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج ؛ تا ثریا میرود دیوار کج

مرزا صاحب انجہانی کی امت بھی ضروری ہے کہ روحانی اخلاق میں ان کی تابع ہو۔ جس طرح وہ مجھ خاکسار پر افترا کرتے کرتے اس دار فانی سے دائمی جزا خانہ میں پہنچے۔ افضوا الی ما قدموا۔ اسی طرح انکی امت کا بھی مجھ پر افترا اور بہتان لگانا قاعدہ کلیہ کی تائید کرتا ہے۔ اسلئے ہمیں اس کا کوئی رنج نہیں۔ ہاں جس طرح وہ اپنی خو میں لاچار ہیں ہم بھی اپنی وضع کے پابند ہیں۔ اس لئے جس طرح انجہانی کو ان کے افتراء ثابت کرنے پر اعلان ہوتا تھا امت مرزائیہ کو بھی اعلان عام ہے کہ ایڈیٹر الفضل یا کوئی بھی اپنا یہ بہتان جو ہماری نسبت الفضل میں شائع کیا گیا ہے۔ ثابت کر دے تو لدھیانہ کے مبلغ تین سو وصول کردہ میں سے ایک سو اسکی یا انکی نذر ہو گا۔ ورنہ وہ اتنا سمجھ لیں کہ قرآن مجید میں (ان کنتم مؤمنین) ارشاد ہے کہ جو کسی پر بہتان لگاتے ہیں۔ وہ اپنی گردن پر بہت بڑا گناہ اٹھاتے ہیں احمدیو! تمہارا فرض ہے کہ ایڈیٹر الفضل سے اسکو دعویٰ کا ثبوت لو یا انکو توبہ کرنے پر مجبور کرو۔ کیا تم ایسا کرو گے ہ وہو المراد" (اہلحدیث ۱۰ ر ستمبر ۱۹۲۰ء)

ہم نے اپنے ۲۶ر اگست کے مضمون میں مولوی ثناء اللہ کے جو الفاظ پیش کئے تھے۔ ان کا حوالہ اور ماخذ جان بوجھکر اسلئے نہ دیا تھا۔ کہ ہم جانتے تھے۔ اس سے یہ سمجھ کر کہ "الفضل" کو حوالہ معلوم ہی نہیں۔ مولوی ثناء اللہ اپنی مولویت کے مد ہی سے انکار کر دینگے۔ اور جب انکار کرینگے تب ہم حوالہ پیش کرینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ہمارے مضمون کو پڑھتے ہی انکار کر دیا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔ اور نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ الفضل نے جو کچھ ان کے متعلق لکھا ہے۔ اس کو جو شخص ثابت کر دے۔ وہ ان سے ایک سو روپیہ انعام حاصل کرے اور پھر احمدیوں کو مخاطب کر کے لکھا کہ "تمہارا فرض ہے۔ کہ ایڈیٹر الفضل سے اس کے دعوے کا ثبوت لو یا انکو توبہ کرنے پر مجبور کرو۔ کیا تم لوگ ایسا کرو گے"

"الفضل" کے پیش کردہ الفاظ کے خلاف مولوی ثناء اللہ نے اس قدر زور کیوں دیا۔ محض اس خیال کی بناء پر کہ الفضل کے پاس حوالہ نہیں ہو گا۔ اور اس چالبازی اور دہوکہ دہی سے ان کے ماتھے سے کلنک کا وہ ٹیکہ اتر جائیگا جو عدالت میں لگ چکا ہے۔ حالانکہ اس سے وہ اور زیادہ گہرا ہو گیا۔ کیونکہ ہم نے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچا دیا۔

ہم نے اہل حدیث کے مطالبہ کے جواب میں ۲۷ر ستمبر ۱۹۲۰ء کے الفضل میں بعنوان ؎

"جز ندامت نہیں اس سے حاصل

بوالوفا! جھوٹ کی عادت چھوڑو"

ایک مضمون لکھا تھا جس میں اس مقدمہ کا جس میں مولوی ثناء اللہ

نے بیان دیا تھا۔ نمبر۔ تاریخ اجرا۔ تاریخ فیصلہ۔ نام مجسٹریٹ۔ غرضیکہ سب کچھ درج کر دیا۔ اور وہ اصل الفاظ پیش کر دیئے۔ جو ہم نے اپنے پہلے مضمون میں درج کئے تھے۔ جب یہ ثبوت دیا گیا۔ تو مولوی صاحب نے انعام تو کیا دینا تھا۔ ایسے خاموش ہوئے کہ اس کے متعلق ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ اور اس طرح الفضل نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ اور جس کو ثابت کرنے کا مطالبہ اُنہوں نے بڑے زور شور سے کیا تھا۔ اُسے درست اور صحیح تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ اعتراف ان کی خاموشی سے ہی ثابت نہ ہوا۔ بلکہ انھوں نے علی الاعلان اقرار بھی کر لیا۔

چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ پیغام کے ایک مضمون میں ان کے متعلق جب وہی الفاظ نقل کئے گئے۔ جو ہم نے درج کئے تھے۔ اور "الفضل" سے لیکر ہی نقل کئے گئے۔ تو مولوی ثناء اللہ نے دروغگورا حافظہ نباشد کا پورا پورا مصداق بنکر اور اس بات کو بھول کر کہ چند ہی دن پہلے وہ کیا لکھ چکے ہیں۔ لکھا کہ:- پیغام نے

"یہ میرے الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ بالکل صاف ہیں مگر نتیجہ جو نکالا ہے۔ وہ حیا و شرم سے بالاتر ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ میں نے شہادت میں کہا "اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا جائے اور ہزارہا میں پھیلایا گیا ہے۔ اور دروغگو۔ جعلساز۔ بہتان۔ افتراء باندھنے والا دغا دینے والا ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو"

ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں۔ مگر قادیانیوں نے چونکہ علم دین کے علاوہ علوم ادبیہ کو بھی جواب دے رکھا ہے۔ اسلئے یہ لوگ نہ لفظی تحقیق جانتے ہیں نہ سیاق"۔

اور اپنے بیان کی تاویل یہ کی کہ

"میں نے علم صرف کے مطابق جواب دیا۔ کیونکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور وہ ایک دفعہ فعل کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر وہ مجھ سے یہ پوچھتے کہ ایک دفعہ جھوٹ بولنے والا کاذب ہے یا نہیں تو میں جواب دیتا بے شک ہے" (اہلحدیث ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء)

اس بات سے قطع نظر کر کے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے الفاظ کی جو تاویل کی ہے۔ وہ درست ہے یا غلط؟ ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اب انہوں نے جن الفاظ کو "میرے الفاظ" کہہ کر درج کیا ہے۔ اور جن کے متعلق انہیں صاف اعتراف ہے کہ "ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں" کیا بعینہ یہی الفاظ "الفضل" نے اپنے ۲۶ اگست والے اس مضمون میں درج نہیں کئے تھے۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے متعلق بھی بیہودہ سرائی کی تھی۔ اور بڑے زور و شور سے ان الفاظ کو ثابت کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم الفضل کے ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء کے مضمون کا وہ حصہ جس کے متعلق ہم سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ ابتداء میں نقل کر آئے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جن الفاظ کو اپنے الفاظ قرار دیا۔ اور ان کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی اُوپر درج ہیں۔ ان کا الفضل کے مضمون سے مقابلہ کر کے ناظرین کرام دیکھیں۔ کہ اب جن الفاظ کا اقرار کیا گیا ہے۔ پہلے الفضل کے پیش کرنے پر کس چالبازی سے ان کا انکار کر دیا گیا۔ اور کتنے زور سے ان کو ثابت کرنے کے لئے "الفضل" سے مطالبہ کیا۔

لیکن اب خود تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ الفاظ انہی کے ہیں۔ اور بالکل درست ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ پہلے جب مولوی صاحب نے ان الفاظ کے ثبوت کا مطالبہ کیا تھا۔ اسوقت وہ جانتے نہ تھے۔ کہ کبھی ان کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ اور بعد میں انہیں معلوم ہو گیا ہرگز نہیں۔ وہ پہلے ہی جانتے تھے۔ کہ الفضل نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وہ انہی کے ہیں۔ لیکن چونکہ ساتھ حوالہ نہ تھا۔ اس لئے انکار کرتے ہوئے ثبوت کا مطالبہ کر دیا۔ اور ساتھ انعام بھی رکھ دیا۔ اس سے بڑھ کر فریب کاری اور دھوکہ دہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک بات کا جانتے بوجھتے انکار کر دیا جائے۔

ناظرین غور فرماویں۔ یہ اس شخص کی حالت ہے۔ جو اپنی مولویت اور دینداری کے گھمنڈ میں احمدیت کا سب سے بڑا دشمن کہلاتا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے متعلق آئے دن بیہودہ سرائی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کیا اگر اس میں ذرہ بھی دیانتداری کا مادہ ہو تو ہمارے مقابلہ میں اس قسم کے دھوکہ اور فریب سے کام لے؟ کاش لوگ اس مدعی علم و فضل کی اس قسم کی کارروائیوں کو بنظر غور دیکھیں اور سوچیں کہ احمدیت کا ایسا دشمن جو کس قماش کا انسان ہے۔

اہلحدیث کی ایک اور غلط بیانی

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کا طرز عمل ہمارے متعلق جس قدر شرافت اور متانت سے گرا ہوا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی خبر خواہ کیسی ہی غلط اور سراپا جھوٹ کیوں نہ ہو۔ اگر ان تک پہنچ جائے۔ تو وہ اُسے جھٹ شائع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی ذمہ واری سے اپنے آپ کو بری سمجھتے ہوئے صرف خبر پہنچانے والے پر اس کی ساری ذمہ واری ڈالدیتے ہیں۔ حالانکہ کیا بلحاظ مذہب اور کیا بلحاظ اخلاق ان کا فرض ہے۔ کہ جو اطلاع انہیں ہمارے خلاف پہونچے۔ اس کے صحیح ہونے کی تحقیقات کرلینے کے بعد شائع کریں۔ نہ کہ ہر ایک خبر کے غلط ہونے اور بھیجنے والے کی شخصیت کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے بھی درج کر دیا کریں۔ اور پھر سمجھ لیں۔ کہ اس کی ذمہ واری صرف بھیجنے والے پر ہی پڑیگی اور انہیں اس سے بالکل بری سمجھا جائیگا۔ کیا اگر ہم ان کے بچپن کے ایسے حالات جن سے اوائل عمر کی اوباشانہ زندگی کا ثبوت ملتا ہو۔ کسی کے لکھے ہوئے شائع کر دیں۔ تو وہ اس کا ذمہ وار ہمیں تو نہیں سمجھیں گے۔ اور ہم پر تو ناراض نہ ہونگے۔ یا اگر ہم کسی کی پہنچائی ہوئی یہ خبر شائع کر دیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ ولد الزنا ہیں۔ ان کے باپ کا کوئی پتہ نہیں چلتا وغیرہ وغیرہ تو وہ ہمیں معذور سمجھیں گے۔ ہم تو ایسی خبروں کا درج کرنا جن سے کسی انسان کی ذات یا کام پر خطرناک حملہ ہوتا ہو۔ بغیر تصدیق اور تحقیق کے ایک پاجیانہ فعل سمجھتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے۔ اُسے بھی پاجی سمجھتے ہیں لیکن مولوی ثناء اللہ جو اس بات کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ انہیں تو اس قسم کی خبروں کے درج کرنے پر جن کا نمونہ ہم نے اُوپر پیش کیا ہے۔ کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر اعتراض ہوگا۔ تو وہ کیوں آئے دن ہمارے خلاف ایسی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن کی صحت کا ذمہ وار صرف بھیجنے والوں کو قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بالکل الگ سمجھتے ہیں۔

حال میں انہوں نے "سید احمد قنوجی" کے نام سے امام جماعت احمدیہ کے متعلق جو ناپاک الزام شائع کیا

ہے۔ اس کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کا جب ہماری طرف سے مطالبہ ہوا۔ تو انہوں نے کہہ دیا کہ اس کا جواب دینا صاحب حال کا کام ہے۔ حالانکہ یہ کام صاحب حال کا ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھکر اس کا ہے۔ جس نے اس الزام کو شہرت دی ہے۔ کہ وہ اس کا ثبوت بہم پہنچائے۔

انہی دنوں ایک اور خبر ہمارے خلاف مولوی ثناء اللہ نے کسی بے نام کی طرف سے ۱۷ر دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں یہ شائع کی کہ:۔

"تمام ہائی سکول قادیان کے احمدی طلباء نے ایکا کرکے سٹرائک کردی ہے۔ جواب تک جاری ہے"

اسکے متعلق چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول خبر بھیجنے والے کا نام معلوم کرنے کے بعد باقاعدہ کارروائی کرنا چاہتے تھے۔ اسلئے ہم نے کچھ نہ لکھا۔ مگر اسکے بعد ۱۴ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں بغیر کسی کا نام درج کرنے کے یہ لکھا گیا کہ:

"میاں محمود خلیفہ قادیان نے کہا تھا کہ مسٹر گاندھی کئی ماہ تک یہاں لیکچر دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہو۔ اس کے ثبوت میں خدا نے قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال کرا دی"

ہائی سکول میں ہڑتال ہونے کی خبر کے متعلق سکول کے ذمہ دار افسر خود کارروائی کرینگے۔ اور اس غلط بیانی اور دروغ بافی سے انہیں جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی وہ آپ کرائینگے۔ اسوقت ہم اہلحدیث کو اس امر کے متعلق چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ کب۔ اور کہاں۔ اور کونسے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ کہا کہ:۔

"مسٹر گاندھی کئی ماہ تک یہاں لیکچر دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہو"

یہ بات اگر کہی گئی ہے۔ تو کسی ایسی خفیہ مجلس میں نہیں کہی ہوگی۔ جہاں اہلحدیث کو خبر پہنچانیوالا "طالب علم" تو پہنچ جائے۔ اور کوئی دوسرا نہ پہنچ سکے۔ اگر "طالب علم" کا نام ظاہر کر دیا جاتا۔ تو ہم اس کی حقیقت اور حالت سے اندازہ لگا سکتے۔ کہ اُسے کیونکر کسی خاص مجلس میں داخل ہو کر یہ بات سُننے کا موقع ملا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اسلئے ہم اہلحدیث سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ بتائے۔ جس نے اس کے پاس مذکورہ بالا خبر بھیجی ہے۔ کیا اس نے خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے سُنی ہے یا کسی اور نے سُنائی ہے۔ اگر خود سُنی ہے تو کب اور کس مجلس میں۔ اس مجلس میں جو لوگ تھے۔ ان میں سے جن کے نام اُسے یاد ہوں۔ بتلائے اور اگر اس نے خود نہیں سُنی۔ بلکہ کسی اور نے اسے بتائی ہے تو اس کا نام ظاہر کرے تاکہ اس کو پتہ لگایا جائے۔ اور تحقیق کی جائے۔

اگر ان باتوں کا ثبوت نہ دیا گیا۔ اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ نہیں دیا جائیگا۔ تو ناظرین کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ بھی منجملہ ان بیہودہ سرائیوں اور غلط بیانیوں کے ہے جو اہلحدیث میں ہمارے خلاف درج ہوتی رہتی ہیں۔ ایک [?] اور مولوی ثناء اللہ اس جھوٹ کو ہزاروں میں پھیلانے کے مجرم ہیں۔

کیا ہم اُمید کریں کہ مولوی ثناء اللہ آئندہ ہمارے خلاف کوئی خبر درج کرتے ہوئے اس کے صحیح اور درست ہونے کا علم حاصل کر لیا کرینگے۔ اور ہر ایک جھوٹی اور غلطیات [?] کو یونہی درج نہ کر دیا کرینگے۔ کہ یہ انسانیت سے بالکل گرا ہوا طریق ہے۔

کوڑھ کے علاج کا چشمہ

انجیل میں ایک حوض کا قصہ تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ اس میں نہانے سے مجذوم اچھے ہو جاتے تھے۔ یسوع مسیح کی حیثیت جو اناجیل نے پیش کی ہے۔ اس پر بحث کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حوض پر بھی بحث کی تھی۔ اور بتایا تھا کہ مسیح کے معجزات کی حقیقت انجیل کے حوض سے کھل جاتی ہے۔ چونکہ یہ ایک نہایت زبردست گرفت تھی۔ اسلئے اس اعتراض کے بعد جو اناجیل چھپیں۔ ان میں سے اس کو خارج کر دیا گیا لیکن مولوی صاحبان نے عیسائیوں کے رویہ سے سبق نہ لیا۔ بلکہ اُلٹا اعتراض کیا۔ اور حضرت مسیح موعود کو الزام دیا۔ کہ آپ نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری کے معجزات کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ ایک حوض کے معجزات تھے۔

مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ اپنے ۱۴ر جنوری کے اخبار میں ایک مضمون بعنوان "سیر عراق" شائع کیا ہے۔ جسمیں صاحب مضمون ایک حمام کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں کہ:۔

"حمام علی ایک چشمہ ہے۔ جہاں بدنی بیماریوں والے غسل کرکے صحت پاتے ہیں۔ قدرت نے اس چشمہ میں ایسی تاثیر رکھی ہے۔ کہ کوڑھی بھی غسل کے لئے وہاں جاتے ہیں اور صحت پاتے ہیں۔ چشمہ تو قدرتی ہے۔ کسی خاص وجہ سے حمام علی کہا جاتا ہے"

ان الفاظ پر وہ لوگ غور کریں۔ جو حضرت مسیح کے متعلق بڑے طمطراق سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کوڑھی کو اچھا کرتے تھے۔ اور اسے ان کا خاص معجزہ قرار دیتے ہیں۔ اگر ایک نبی کا یہ کام تھا۔ کہ وہ جسمانی کوڑھیوں کو اچھا کرتے پھرتے تھے۔ تو پھر اس چشمہ پر جس کا ذکر اہلحدیث نے کیا ہے انہیں کیا فضیلت حاصل تھی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جس طرح دوسرے انبیاء جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے نہیں۔ بلکہ رُوحانی عوارض کو دور کرنے کے لئے آتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی اسی کام کے لئے آئے اور انہوں نے رُوحانی اندھوں اور رُوحانی مبروصوں کو شفا دی۔ جس کے متعلق نادانی سے سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ جسمانی مریضوں کا ذکر ہے۔

لفظ "قرآن" اور "پیغمبر" کا بے جا استعمال

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا "وکیل" امرتسر نے ان اخبارات کے خلاف جو "گلابی اُردو" کے عنوان سے مذاقیہ مضامین شائع کرتے تھے۔ اس بناء پر آواز اٹھائی تھی کہ یہ طرز تحریر قرآن شریف کے ترجمہ سے ملتا جلتا ہے اور جس ترکیب سے قرآن کریم کے ترجمہ کے اُردو فقرے لکھے جاتے ہیں۔ اسی ترکیب کے فقرے "گلابی اُردو" میں ہوتے ہیں۔ لیکن ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے "وکیل" میں ایک اُردو کے رسالہ کی تعریف میں جو الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ انہیں پڑھکر ہمیں سخت حیرت ہوئی کہ وہی وکیل جو طرز تحریر سے اسلئے بگڑ رہا تھا کہ اسمیں ترجمہ کی مشابہت پائی جاتی تھی وہ خود اسلام کے دو نہایت ہی مقدس الفاظ کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "نقاد ادب و روحانیت کا قرآن ہے۔ اور نقاد دیگراس کے پیغمبر"۔ نقاد ادارہ ایڈیٹر صاحب نقاد کی تعریف کیلئے اور بہتیرے الفاظ موجود تھے۔ نہ معلوم انہیں چھوڑ کر "قرآن" اور "پیغمبر" کے مقدس الفاظ جن کی تعظیم و تکریم کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کیوں استعمال کئے گئے ہیں ہم پورے یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہر ایک وہ مسلمان جس کے دل میں "قرآن" اور "پیغمبر" کی عزت و توقیر ہو۔ وہ ایسے موقعہ پر کبھی انہیں استعمال نہیں کریگا ۔

عـ ۷۸۶

خطبہ جمعہ

مقابلہ

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مقابلہ کی روح

تمام دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایک دوڑ ہو رہی ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے رنگ میں بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ مدرسہ کے طالب علم بھائی بھائی ہوں۔ لیکن دونوں کی یہی کوشش ہو گی۔ کہ میں اچھا پڑھ کر سناؤں۔ اور اچھے نمبر پاؤں۔ ادب ہو گا۔ لحاظ ہو گا۔ مگر اس مقابلہ میں ایک بھائی دوسرے کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ جہاں فائدہ کا سوال ہو گا۔ وہاں قربانی کریگا مگر مقابلہ میں ایک انچ پیچھے نہیں ہٹیگا۔

کھیلوں میں مقابلہ

پڑھائی کو چھوڑ کر کھیل میں دیکھتے ہیں۔ اس میں بھی یہی رنگ نظر آتا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بچے نہیں بادشاہ ہیں۔ اور ان کے سامنے کھیل کا نہیں موت و حیات کا سوال ہے۔ ایک کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ گرتا ہے۔ تو اس کی پارٹی کے پکارتے ہیں۔ کہ پروا نہ کرنا۔ شاباش بڑھے چلو فٹ بال کھیلتے ہیں۔ گرتے ہیں۔ بعض کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ہاکی کھیلنے میں دانت آنکھ ضائع ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں جن کو چوٹ آتی ہے۔ وہ پرواہ نہیں کرتے۔ نہ ارد گرد والے پرواہ کرتے ہیں۔

قوموں میں مقابلہ

پھر ہم اقوام کے مقابلہ کو دیکھتے ہیں ان میں بھی عجیب رنگ نظر آتا ہے یہ ارائیں انجمن ہے۔ یہ سید سوسائٹی ہے۔ یہ فلوں کی ہے اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ بڑھ جائیں۔ کوئی خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم سب آدمی ہیں۔ بلکہ اس چھوٹے فرق کی خاطر کہ یہ سید ہیں یہ مغل ہیں۔ یہ پٹھان ہیں یہ راجپوت ہیں اور یہ فرق ایک نمائشی فرق ہوتا ہے۔ جس کے لئے طاقت خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ محض نمائشی بات ہوتی ہے۔

ایک ہی سکول کے لڑکوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ آپس میں میچ کھیلتے ہیں۔ تو مقابلہ میں ان کی دشمنوں کی طرح سانس پھولتی ہے۔ دم اکھڑ جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو شکست دینے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر جب کھیل ختم ہو جاتا ہے تو وہی لڑکے آپس میں باہیں ڈال کر چل پڑتے ہیں سارا جوش رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ ایک بناوٹی مقابلہ کے لئے تھا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے پہلے یہ نظارہ نہ دیکھا ہو۔ تو جب وہ انہی لڑکوں کو کھیل کے میدان میں دیکھیگا۔ تو خیال کرے گا۔ کہ یہ آپس میں دشمن ہیں۔ اور پھر جب کھیل کے بعد ان کو دیکھیگا۔ کہ وہی لڑکے آپس میں بھائیوں کی طرح جا رہے ہیں۔ تو وہ یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ جائیگا۔ اسی طرح جب ایک ناواقف شخص سید۔ شیخ۔ مغل۔ پٹھان۔ راجپوت وغیرہ اقوام میں مقابلہ دیکھیگا۔ تو وہ ضرور حیران ہو گا۔ کہ یہ ایک سے لوگ ہیں۔ ان کے کان آنکھ ناک سب ایک سے ہیں۔ مگر ان میں یہ تقسیمیں کیوں ہیں۔ اور ان کے دائرے محدود کیوں ہیں۔ اور یہ کیوں سب کے فائدہ کا خیال نہیں کرتے۔

یہ مقابلہ کی روح کس لئے ہے

یہ روح مقابلہ کی اللہ تعالےٰ نے اس لئے رکھی تھی۔ کہ جہاں سچا فرق ہے۔ وہاں کیا کرنا چاہیئے ایک خدا پرست ہے۔ وہ سکول میں دیکھے۔ کہ بھائی سے بھائی پڑھائی میں بڑھنا چاہتا ہے۔ اور فیلڈ میں ایک ہی سکول کی دو ٹیمیں ہیں۔ مگر وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں۔ پھر قوموں کو دیکھے۔ کہ ہر ایک قوم دوسری قوم کے مقابلہ میں اپنے فوائد کو مقدم کر رہی ہے۔ اس وقت اس کو معلوم ہو گا۔ کہ سب سے چھوٹا تیرا ہی نفس ہے۔ یہ جو کچھ فرق تھا۔ جھوٹا اور نمائشی تھا۔ مگر اس کے لئے اتنی جد و جہد ہو رہی ہے۔ مگر مجھ میں اور غیر احمدی جو خدا پرست نہیں ہیں سچا فرق ہے۔ مگر تو آرام سے گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ جھوٹے اور نمائشی فرق کے لئے لڑ رہے ہیں۔

یہ روح توجہ کے لئے پیدا ہوئی تھی۔ کہ اس مقابلہ کی روح سے اصلی مقابلہ میں سبق لیں۔ اور اس میں جوش و خروش اور جد و جہد سے کام لیں۔ جھوٹے مقابلہ میں تو کس جوش سے کام کیا جاتا ہے۔ اور سچے میں ہتھیار ڈالدیئے جاتے ہیں جھوٹی آگ بجھاتے ہیں۔ اور حقیقی آگ کے لئے ایک ڈول تک پانی کا نہیں ڈالتے۔ یہ ایک عجیب بات نظر آتی ہے اصل مقابلہ کی بات میں سستی دکھاتے ہیں۔ اور جہاں مقابلہ اصلی نہیں وہاں خوب جوش و خروش سے کام کرتے ہیں۔ جہاں لڑائی کی ضرورت ہے۔ وہاں خاموش ہیں۔ جہاں ضرورت نہیں وہاں لڑتے ہیں۔

یہ مقابلہ اصل مقابلہ کے لئے بطور تحریک۔ تحریص اور تحریض کے تھا۔ مگر اسی کو اصل بنا لیا۔ اور اصل کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ مدرسہ میں پڑھاتے ہوئے تصویر ایک جانور کی دکھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کو ہماری زبان میں اونٹ انگریزی میں کیمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں۔ اب طالب علم بجائے اس کے کہ تصویر سے اتنا ہی کام لیتا۔ جتنا کہ اس سے مقصود تھا۔ وہ تصویر کے نقش و نگار اور رنگوں میں پڑ جاتا ہے۔ اور یہ بھول جاتا ہے۔ کہ یہ اونٹ تھا یا بلی۔ یہی حال جھوٹی ترقی اور کامیابی کا ہے۔ کہ یہ اصل نہیں، اس اصلی کامیابی کے لئے ہے۔ لیکن اس کے لئے نہ عمل کی ضرورت سمجھی جاتی ہے نہ حرکت کی۔ اس کے لئے ان میں کوئی جوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے دل برف کے ٹکڑے ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ گویا کہ وہ جمادات کی طرح ہو جاتی ہے۔ مگر مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ وہ ہر ایک بات میں امتیاز کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ کہاں مجھ کو لڑنا چاہیئے اور وہاں لڑتا ہے۔ مومن ظالم نہیں ہوتا۔ مومن کے بننے ہی ہوتے ہیں۔ اسلام میں آیا ہوا۔ اور اس بنیچے نے ڈالا۔ پس ہم میں آنے والے غور کریں۔ کہ کیا ان میں حق کی تبلیغ کیلئے وہ جوش و خروش ہے۔ جس کی ضرورت ہے۔ اور ان کے دل میں ایسی تڑپ ہے۔ کہ اس راہ میں جان و مال کو قربان کر دیں۔ کیونکہ اصل کامیابی یہی ہے۔ کہ خدا کے لئے ہم ہوں اور ہماری ہر ایک کوشش خدا کے لئے ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسی کے سوانح حیات

دفتر میں ایک مفصل مضمون منشی صاحب مرحوم کی سوانح کے متعلق آپ کے بیٹے منشی محمد حسن صاحب حسن نے لکھ کر بھیجا ہے۔ جسمیں اپنے گاؤں کے حالات اور بعض دیگر تفصیلات بھی لکھی ہیں۔ ہم انہیں چھوڑ کر اصل مضمون درج ذیل کرتے ہیں۔ منشی صاحب لکھتے ہیں:-

میرے والد مولوی گلاب الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے سے پہلے شیعہ طبقہ میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ پیشوا مانے جاتے تھے۔ آپ کی قابلیت و لیاقت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ مجالس محرم وغیرہ میں سوز خوانی اور تحت اللفظ مشاہیر شعراء کے مراثی اور اپنے مصنفات بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام چودھری شرف الدین تھا۔ اپنی قوم میں سب سے پہلے آپ نے مڈل اور نارمل کے امتحان پاس کر کے محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی۔ آپ کو تعلیم نسواں سے خاص دلچسپی تھی۔ اس لئے مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ اپنے مکان پر مستورات کو قرآن شریف اور دیگر کتب دینی اُردو و فارسی پڑھاتے تھے۔ ایک وقت میں آپ کو رہتاس کے زنانہ مدرسہ میں مدرس مقرر کیا گیا۔ ضلع جہلم میں یہ پہلا سکول تھا جس سے بہت سی پرائمری پاس لڑکیاں جابجا زنانہ مدارس میں معلمات بنائی گئیں۔ ایک زمانہ دراز کے بعد جب زنانہ معلمات کا انتظام ہو گیا۔ تو آپ کی خدمات مردانہ مدارس کی طرف منتقل کی گئیں۔ ماف[س]ران بالا نے آپ کے کام کو ہمیشہ اچھا لکھا۔ اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ آپ کی ملازمت کا زمانہ قریباً پچاس برس ہے۔ اور ضلع جہلم کا ہر ایک مدرس مرد ہو یا عورت یا تو آپ کا براہ راست شاگرد ہے یا شاگرد در شاگرد۔

آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ شاعری و ادب احادیث و تفاسیر اور تصوف کی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی تھیں۔ قرآن کریم کے تراجم حضرت شاہ ولی اللہ و حضرت شاہ رفیع الدین آپ کے مطالعہ میں ابتداءً بہت رہے۔ تصوف میں اکسیر ہدایت اور منطق الطیر اور حضرت امام حسین کی تفسیر سورہ فاتحہ اور حضرت امام زین العابدین کی کتاب صحیفہ کاملہ آپ کی عزیز کتابیں تھیں۔ اس وقت آپ کے کتب خانہ میں علاوہ مکمل سلسلہ تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تفاسیر وغیرہ کتب کے تقریباً پانسو سے زائد نسخہ موجود ہیں۔ آپ نے مرثیہ۔ سلام۔ رُباعی۔ غزل۔ قصیدے ہر قسم کا کلام لکھا۔ اور سب سے مقبول کلام آپکا وہ ہے جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے نزول پر لکھا۔ یہ تمام کلام "کلیات گلاب" میں جمع شدہ غیر مطبوعہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ کو گرنتھ کے اشلوک اور ہندی کے مقولے کثرت سے یاد تھے۔ ایک دفعہ ایک ہندو سادھو آیا۔ اس سے لوگوں نے بات چیت کرنا چاہی۔ مگر وہ خاموش رہا۔ آپ نے جا کر اس سے یُوں خطاب کیا ؎

ایک گھڑی یا آدھ گھڑی یا آدھی کا بھی آدھ
ایتی سنگت سادھ کی کٹے کوٹ اپرادھ

اس کا مطلب یہ تھا کہ کسی اللہ کے مقبول بندے کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا بھی گناہ کو دُور کرتا ہے۔ اس پر وہ فقیر باتیں کرنے لگا۔ آپ ہر مذہب کے جلسوں میں جاتے اور سُنتے تھے۔ علماء و اتقیاء کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ بغرض استفادہ حضرت مولانا نور الدین (خلیفۃ المسیح اول رض) کے پاس جموں حاضر ہوئے۔ آپ نے عربی کی تعلیم کچھ خود شوق سے۔ کچھ مولانا برہان الدین مرحوم جہلمی سے حاصل کی تھی۔ دین کی خدمت بلا معاوضہ ہمیشہ کرتے تھے۔ چنانچہ رہتاس کی مسجد میں اذان دیتے اور امامت کرتے تھے۔ مسجد کو ادنیٰ حالت سے دُرست کرا کے عمدہ بنوایا۔

آپ کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ مرحوم تھے جو جہلم کی کچہری ملّی میں ملازم تھے۔ آپ کو ایک اشتہار اور دو کتابیں حضرت مسیح موعود کی مطالعہ کے لئے بھیجیں کہ غور سے ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ مصنّف کس شان کا شخص ہے۔ اثناء مطالعہ میں آپ جب یہاں پہنچے۔ کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح کی آمد ثانی یا نزول سے مسیح ناصری ابن مریم اسرائیلی نبی کا آسمان پر بجسدِ عنصری جانا اور صدیوں کے بعد حضرت خیر الرسل خاتم النبیین کی خیر الامم اُمّت کی اصلاح کے لئے آنا مُراد ہے۔ سراسر غلط اور قرآن شریف کی تعلیم صحیح کے سخت خلاف ہے۔ چونکہ آبائی عقیدہ اس کے خلاف رکھتے تھے۔ اور اس کا دفعۃً چھوڑنا مشکل تھا۔ اسلئے آپ اپنے ایک دوست میاں اللہ دتا کے پاس گئے۔ جو ناخواندہ ہونے کے باوجود ذہین دانا اور نیک بخت انسان تھے۔ انھوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ مقام تعجب نہیں۔ بلکہ اس شخص کے راستباز ہونے کی دلیل ہے۔ جو موروثی غلطیوں کو درست کرنا چاہتا ہے۔ آپ صبر سے کام لیں کہ کہیں جلدی کے باعث صادق کا انکار نہ ہو جائے۔ اس پر آپ کچھ عرصہ خاموش رہے۔ پھر سنہ ۱۸۹۲ء میں حضرت اقدس ؑ کی بیعت میں داخل ہوئے۔ آپ کا نمبر کتاب مبایعین میں ۳۵۲ تھا اور آپ کے دوست کا ۳۵۶۔ قبولیت بیعت کے لئے حضرت اقدس ؑ نے حسب ذیل خط انہیں لکھا تھا:-

مضمون خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی منشی گلاب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ موازی ۴ روپیہ آپ پہنچ گئے۔ اور آپ کا نام کتاب مبایعین میں درج کیا گیا ہے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع رکھیں۔ اور حتی الوسع اس کے حکموں کو بجا لاتے رہیں۔ بیعت کنندوں کے ۳۵۲ میں آپ کا نام ہے۔ والسلام

۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء — خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

بیعت کے بعد آپ میں بہت قوت پیدا ہو گئی۔ امر حق کی تبلیغ اپنے احباب کو کرنا شروع کی۔ بعض تو ان سے الگ ہو گئے۔ اور بعض باتیں سُنتے رہے۔ ابھی چونکہ ابتداء تھی۔ اسلئے بعض نے آپ کو مجبور کیا کہ عشرہ محرم

میں آپ مرثیہ ان کو سناتیں۔ اسلئے مجبوراً آپنے اس وقت ایک آدھ دفعہ ان کی مجالس میں مرثیہ پڑھے۔ آخر ان کی فرمایشوں سے بچنے کے لئے محرم میں قادیان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت خلیفۃ اول رضہ نے بڑی خوشی حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ان کی آمد پر ظاہر کی۔ قادیان سے واپس آنے کے بعد پھر کبھی شیعوں کی کسی مجلس میں شریک نہ ہوئے۔

اپریل ۱۹۱۹ء میں آپ کو چھ سو روپیہ سرکار سے بطور انعام ملا۔ مدت مدید سے آپ کے جسم میں چنبل کا مادہ تھا۔ جون ۱۹۲۰ء میں اس نے شدت پکڑی اور تکلیف بڑھ گئی۔ جس سے نومبر تک بستر پر رہے۔ اور بیماری کی شدت میں شکوہ و شکایت کی بجائے سبحان اللہ۔ الحمد للہ آپ کی زبان پر رہتا تھا۔ حضرت اقدسؑ کے فرمان الوصیت کی تعمیل ہوش و حواس میں خود کی۔ راقم جہلم سے اسسٹنٹ سرجن کو لایا۔ انھوں نے جلد میں پچکاری سے دوائی داخل کی۔ پھر آپ کو جہلم ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ۱۳ر نومبر سے ۲۳ تک حالت اچھی رہی ۲۳ر کو دفعتہ حالت نازک ہوگئی۔ اور اسی روز دن کے ۲ بجے آپ کا ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ جہاں سے آپ کا جسم اور رہتاس کے احباب کے ذریعہ جنازہ رہتاس میں آیا۔ اور مولوی عبدالمغنی صاحب پسر مولانا برہان الدین صاحب مرحوم نے جنازہ پڑھا۔ قلعہ رہتاس کے دروازہ خواص خانی کے باہر آپ دفن کئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب افراد احمدیوں اور تحقیق کرنیوالے غیر احمدیوں کی درخواستیں اخبار بھیجنے کی آتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے فنڈ میں اسقدر گنجائش نہیں ہے کہ ان کے نام اخبار مفت جاری کیا جائے۔ اسلئے بعد افسوس ان کی درخواست نامنظور کرنی پڑتی ہے قبل ازیں ایک ایسا فنڈ کھولنے کی تحریک کی گئی تھی جس سے غربا اور محققین کے نام اخبار جاری کیا جاتا۔ لیکن چند احباب کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اگر احباب تھوڑی تھوڑی رقم بھیجکر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تو کئی متلاشیان حق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور کئی غریب احمدی بھائی ان کے حق میں دعائے خیر کرنیوالے ہو سکتے ہیں۔ اس فنڈ کے متعلق ایک خاص تجویز پیش کیجاتی ہے؟

نامہ لندن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۰ء)

سال نو مبارک

برادران! اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ آپ کے ارادوں کو کامیابی کا تاج پہنائے۔ اور آپ کو دینی و دنیوی اموال سے مالا مال کرے۔ آمین۔

میں ۱۹۲۰ء میں آخری خط لکھتے وقت ۱۹۲۱ء کے لئے آپ کو دعاؤں کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ جس طرح سال گذشتہ میں آپنے نہ صرف لندن مسجد کی زمین خرید کی ہے۔ بلکہ امریکہ میں بھی ایک اہم مشن قائم کر دیا ہے۔ اسی طرح سال نو میں آپ نہ صرف براعظم سیاہ یعنی افریقہ میں پیام مسیح کی سفید روشنی پہونچا دینگے بلکہ دنیا کے اور ممالک کی طرف بھی آپ کی توجہ ہوگی انشاءاللہ۔ پس احباب کرام! مسافر نیر کی طرف سے سال نو مبارک۔

میرا سفر اور درخواست دعا

میں انشاءاللہ حسب ارشاد امام ہمام واجب الاطاعت میسح ثانی جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کی طرف لورپول سے ۹ر فروری ۱۹۲۱ء کو جہاز ابنسی (Abinsi) کے ذریعہ روانہ ہوں گا۔ میرے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں۔ غیر مبائعین نے بنیاد ہاں لٹریچر بھیجا ہوا ہے۔ غیر احمدیوں کے خطوط جا چکے ہیں۔ مسیحی ہر طرح اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس قدر دشمنوں کے مقابل میں جہانتک اسباب کا تعلق ہے۔ لکڑی کی تلوار کے ساتھ جاتا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود کی غلامی کے باعث اس سے دشمن کا سر کاٹ سکوں گا۔ مجھے یقین واثق ہے۔ کہ فتح ہماری ہے۔ ایتما تو لوا فثم وجہ اللہ کے ارشاد میں آخرین منہم بھی شامل ہیں۔ اسی لئے حضرت جری اللہ فرماتے ہیں ؎

لمحائے ما چنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

لیکن مجھ نالایق گنہگار کمزور کو حضرت امام اور آپ

سب لوگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خدا کے لئے غافل نہ ہوں۔ خوب دعا کریں۔ بہت کریں۔ مجھے ہندوستان کی خبریں اور قادیان کے اخبارات دو ماہ بعد ملا کرینگے۔ اس لئے روحانی تعلقات کی تار ہائے برقی کے توسط سے مجھے پیغام پہنچاتے رہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دعاؤں میں یہ طاقت ہے؟

معذرت اور التماس

جن احباب کے خطوط بغرض جواب مجھے پہنچے ہیں۔ ان کی خدمت میں بوجہ مصروفیت تیاری سفر جواب نہ لکھ سکنے کا عذر پیش کرتا ہوں۔ وہ براہ غریب نوازی منظور فرمالیں۔ اور مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ میرے تمام دوست جو اللہ کے لئے مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے میری غیر حاضری میں میرے عیال کے ساتھ اظہار محبت و سلوک کیا ہے۔ مجھے اپنی خیریت سے ضرور مطلع فرمائیں اور میرے جواب کا انتظار کئے بغیر ایسا کرتے رہیں۔ میں انشاءاللہ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ بعض احباب نے ایک سال سے کوئی خط نہیں لکھا۔ جس کا مجھے شکوہ ہے۔

مستقل دارالدعوۃ احمدیہ

مسجد کی زمین میں مبلغین کی رہائش کے لئے جو مکان ہے۔ اس کی ضروری مرمت اور اس میں ضروری سامان مہیا کئے جانے کا سامان کرا لیا گیا ہے۔ اور ۲۹ر دسمبر سے مبلغین اس میں تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا احسان و فضل ہے۔ کہ اب آیندہ کے لئے جماعت احمدیہ کا مستقل اپنا مکان اور مستقل مرکز دارالتبلیغ قائم ہو گیا۔ روزانہ نقل مکان کی تکلیف سے رہائی ہوئی۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہو گیا ہے۔ اب انشاءاللہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گا۔

سابقہ دارالتبلیغ کو سردست بطور شاخ رکھا ہوا ہے۔ عاجز ابھی اسی جگہ قیام رکھتا ہے۔ میرے چلے جانے کے بعد جبکہ لوگوں کو مرکزی دارالدعوۃ سے آشنائی ہو جائیگی۔ تو اس جگہ کی شاخ کے قیام یا عدم قیام کا فیصلہ کیا جائیگا۔ مرکزی دارالدعوۃ کا پتہ حسب ذیل ہے۔

Ahmadia Movement
The Limes Melrose Rd
Putney
London

(اشتہارات)

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کی ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

جواہرات کوڑیوں کے مول

(ہر ایک احمدی کو یہ اعلان سنا دو)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامات میں سے ایک بڑی علامت قرآن و حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں اخبارات و رسالہ جات و کتب تمام دنیا میں پھیلائے جائینگے یعنی اشاعت اسلام کے لئے مسیح موعود کو خدا تعالیٰ اس قدر سامان اشاعت عطا فرمائیگا۔ کہ اس کی نظیر ابتدائے دنیا سے اب تک کسی زمانہ میں نہ پائی جائیگی اعلیٰ قسم کا کاغذ۔ اعلیٰ لکھنے والوں کی کثرت۔ اعلیٰ چھپائی کے لئے پریس اور مشینیں۔ تار اور ریل اور ڈاکخانہ اس خدمت پر مامور ہوگا۔ چنانچہ زمانہ ان تمام سامانوں کو مسیح موعود کی بعثت کے وقت مہیا کر کے حاضر ہو گیا۔ اسوقت جو جو سامان اشاعتِ دین کے لئے موجود ہیں وہ

خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں

دور کیوں جاؤ۔ اگر قادیان دارالامان کو دیکھو۔ جو خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس غیر معروف گاؤں کو کس طرح پریس اور ریل و ڈاک کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کر دیا۔ اسوقت قادیان میں خدا کے فضل سے پانچ پریس ہیں۔ ایک ضیاء الاسلام سٹیم پریس۔ ایک انوار احمدیہ پریس ایک میگزین پریس۔ ایک فاروق پریس۔ ایک فخر الاسلام پریس۔ یہ پانچوں پریس اشاعت سلسلہ کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور صرف احمدی جماعت کے ہی یہ پریس ہیں۔ ان میں اشاعتِ اسلام کے لئے اخبار چھپتے۔ رسالے نکلتے۔ کتابیں شایع ہوتی ہیں۔ کوئی تجارتی کام یہ نہیں کرتے ناول نہیں چھاپتے۔ قصہ کہانیوں کی کتابیں نہیں لکھنو کھیٹروں اور بائیسکوپوں اور دیگر لغو اشتہارات کو نہیں شایع کرتے۔ بجز خدمت اسلام کے اور کوئی کام ان پریسوں میں نہیں چھپتا۔ یہ خدا کا فضل ہے جو اس سلسلہ پر ہو رہا ہے۔

اب میں آپ کو ایسے جواہرات کا پتہ بتاتا ہوں۔ جو ان پریسوں کے ذریعہ دنیا میں اشاعتِ دین کے لئے چھپ کر نکلے ہیں۔ یہ وہ جواہرات ہیں۔ جو جان دیکر بھی اگر لینا چاہیں۔ تو کہیں سے بجز اس پاک مقام کے نہیں ملسکتے۔

مبارک ہے۔ وہ قوم اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پا رہے ہیں اور با برکت ہیں وہ ذرائع جن سے یہ جواہرات دنیا کو حاصل ہو رہے ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ انسان جو ان کو لے کر مخلوق خدا کو پہنچا رہے ہیں۔ پس اے

احمدی قوم تو ہی وہ جماعت ہے جس کا قدم منار بلند پر

پہونچا ہے۔ اور سب قومیں تجھ سے پیچھے ہیں۔ اُٹھ اور ان بے بہا جواہرات کو لیکر خدا کی مخلوق میں پہنچا۔ اور اشاعتِ اسلام و خدمت سلسلہ احمدیہ بجا لا۔ یہ انمول موتی میں تیرے آگے ڈالتا ہوں۔ ان کو چن لے۔

تبلیغِ رسالت

اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ وار وہ تمام اشتہارات جمع کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ حضور نے اپنی ماموریت اور رسالت کی منادی یا دعوت اہل دنیا ہندو۔ مسلم۔ یہود۔ عیسائی برہمو۔ آریہ۔ سکھ۔ جینی۔ خاص۔ عام۔ اعلیٰ ادنیٰ۔ عورت۔ مرد۔ امیر۔ غریب۔ ملازم۔ تاجر غرضکہ ہر فرد بشر کو دی ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا بڑا زبردست کارنامہ ہے۔ جو ممکن تھا کہ زمانہ موجودہ اور آیندہ کی نظروں سے پوشیدہ رہتا۔ اگر اس کو اسوقت نہ محفوظ کر لیا جاتا۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو آج اگر تلاش کرنے لگو۔ تو سینکڑوں ان میں سے دستیاب ہی نہ ہونگے ۱۸۸۳ء سے لے کر سنہ ۱۹۰۸ء دم وفات تک کے کل اشتہارات اس مجموعہ میں محفوظ کر لئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک اشتہار ہزار ہا روپیہ سے بڑھ کر قیمت رکھتا ہے۔ جو محض خدا کے فضل سے پریس کے ذریعہ چند پیسوں میں آج ملسکتا ہے۔ اس مجموعہ کا جمع ہو جانا نہ صرف موجودہ احمدی قوم کی خوش نصیبی کا موجب ہے۔ بلکہ آیندہ آنے والی نسلوں کو جامع اشتہارات کا ممنون احسان رکھیگا۔ یہ مجموعہ دس جلدوں میں مکمل ہوگا اسوقت تک اس کی تین جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ اور اس گوہر بے بہا دُر نایاب کے ۲۳۱ مستقل خریدار ہو چکے ہیں۔ جن کو یہ تین جلدیں بھیجدی ہیں۔ اور باقی جیسے جیسے چھپتی رہینگی۔ ویسے ان کو پہونچتی رہینگی۔ اب صرف ۲۶۹ خریداروں کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہ مجموعہ بوجہ ضخیم ہونے کے چونکہ بہت اخراجات کے صرف سے طبع ہو سکتا تھا۔ صرف ۵۰۰ کی تعداد میں طبع ہوا ہے۔ قیمت مکمل مجموعہ کی ۵ اور فی جلد عمر علاوہ محصولڈاک ہے۔ لہٰذا جن احمدی احباب کو اس کی خبر نہیں تھی۔ وہ آج اس اشتہار کے ذریعہ سُنکر فوراً ہی مستقل خریداری کا خط لکھ دیں اور موجودہ تین جلدیں بقیمت ہے مع محصولڈاک منگالیں اگر آپ نے منگانے میں دیر کی تو پھر افسوس کے ساتھ آپ کو اس سے محروم رہنا پڑیگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مرقع ثنائی

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث امرتسری کے نام سے ہمارے احباب بخوبی واقف ہیں۔ کہ یہ شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانی دشمن پوری یادگار ہو رہا ہے۔ اس کی خدمت اس کے مناسب حال خدا کے فضل سے خاکسار مشتہر ہذا نے ایسی کی ہے۔ جس کو دنیا کبھی

ہوئیگی۔ اس مرقع میں اس کا وہ اشتہار اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء
حرف بحرف سطر بہ سطر ہو بہو نقل کر دیا ہے۔ جسمیں اس نے
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت مباہلہ سے
انکار کر کے جھوٹے کو بھی عمر ملنے کا نشان مانگا تھا۔ اور جس
پرچہ کو وہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے اسقدر ڈرتا تھا۔
جس طرح کوئی پھانسی سے ڈرتا ہے۔ پہلی دفعہ گذشتہ سال
یہ مرقع طبع کیا تھا۔ جو جلد ختم ہو گیا۔ اب دوبارہ احباب کی
درخواستوں پر قلیل تعداد میں چھپوایا ہے۔ جلد منگالو۔
قیمت فی نسخہ ۴؍ ہے۔ محصول ڈاک ایک سے چار تک
۲؍ صرف ہو گا۔ اسلئے کئی دوست ملکر اکٹھے منگالیں
تو محصول ڈاک کا فائدہ رہے گا۔ اور میں تو یہ کہتا ہوں
خواہ اس کو آپ میرا فائدہ سمجھیں یا کچھ۔ کوئی خاندان
احمدی بلکہ کوئی احمدی گھر اس حربہ سے خالی نہ رہے
سب کے پاس یہ حربہ دشمن کش جو دشمن نے ہی تیار
کر کے ہم کو دیا ہے۔ موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔
اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں جن کی تعداد
اب صرف ایک سو سے زیادہ نہیں رہی۔
منگالیں۔ ان میں سے جو کتاب بعد مطالعہ ناپسند ہو۔
واپس بھیجدیں۔ میں اس کی قیمت وصول شدہ آپ کو
فوراً دیدوں گا۔

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ قیمت ۱؍

فیصلہ الٰہی و ثنائی روسیاہی۔ قیمت ۱؍

ثنائی ہرزہ درائی ۶؍ چودھویں صدی کا یہودی ۵؍

صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴؍

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ ۸؍

علماء خلف کی مماثلت یہود ۲؍ ثنائی چکر ۲؍

یہ سب کتابیں ثناءاللہ کے رد میں ہیں جو خاکسار ایڈیٹر فاروق کی قلم سے نکلی ہوئی ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

النبوۃ فی خیر الامۃ ۸؍ ختم نبوۃ کی حقیقت ۸؍

النبوۃ فی الالہام مسیح موعود علیہ السلام ۶؍

النبوۃ فی الاحادیث ۱۰؍

حق الیقین بحث خاتم النبیین ۔ ۱۲؍

ان پانچوں کتابوں میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہونے کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور منکرین نبوت
کے جملہ اعتراضات و احادیث پیش کردہ اور معترضین کے
حقیقی اور صحیح جوابات نہایت مفصل اور مدلل اور
آیت خاتم النبیین کی زبردست بحث اور اس کے معنی
اور تمام اعتراضوں کا حل خوب کھول کھول کر دیا گیا ہے۔
نبوت کی بحث کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ سقدر کافی ہو
کر پھر کسی مخالف کی پیش نہیں جا سکتی۔ جو ان کتابوں کے عالم
کے سامنے ٹھہر سکے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

بلعم ثانی

اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کی ان پیشگوئیوں کی حقیقت
بتائی گئی ہے۔ جو مرتد نے حضور مسیح موعود علیہ السلام کی
موت کے متعلق کی تھیں۔ قابل دید مصنفہ خاکسار ایڈیٹر فاروق
قیمت ۴؍ علاوہ محصول ڈاک۔

بحر حقیقت

مونگھیری مخالف سلسلہ کی یاوہ گوئی دیکھنی ہو تو یہ رسالہ دیکھو
قیمت ۴؍ علاوہ محصول ڈاک۔

اخبار فاروق

جو ہر جمعہ کو بارہ صفحہ کا عمدہ لکھائی چھپائی کا غذ پر زیر ایڈیٹری
خاکسار شہر نکلتا ہے جسمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے
عموماً اور مرتد ی اہلحدیث کے خصوصاً ترکی بہ ترکی
دندان شکن جواب ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ چار روپیہ

مع محصول ڈاک ہے۔ جو کم استطاعت احباب سے تین تین ماہ کا
پیشگی ایک ایک روپیہ کر کے وصول کر لیا جاتا ہے تاکہ ہر طبقہ کے
دوست خرید سکیں۔ کم از کم سہ ماہی کیواسطے جاری کرا کر تجربہ کریں۔

ازہاق الباطل

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر غیر مبایعین کے جدید عقائد اور
نئے مذہب کا مدلل اور مفصل نقلی اور عقلی رد بحوالہ کتب
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قیمتی ۲؍ علاوہ محصول

الواح الہدیٰ

حضرت امیرالمومنین فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا
ناصحانہ پیغام نوجوانان جماعت کے نام مع تشریح جو اعلیٰ
کاغذ پر اعلیٰ چھپائی سے چار رنگ کا قطعہ طبع کیا گیا ہے
تاکہ مکانوں میں نظر کے سامنے لٹکایا ہے۔ فی لوح ۴؍ ۸؍
اور لوح الہدیٰ نمبر ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا پیغام تمام احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے نام جس پر
عمل کئے بغیر کوئی شخص احمدی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ
کاغذ لکھائی چھپائی سے رنگدار طبع کی ہے۔ قیمت
فی لوح ۴؍ محصول ڈاک ایک سے چار تک ۴؍ ہے
یہ لوحیں ہر ایک احمدی کو منگانی ضروری ہیں۔ تھوڑی
تعداد رہ گئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

احمدیہ سلسلہ کی ہر قسم کی کتابیں خواہ کسی کی تصنیف ہوں۔ خواہ کسی
شخص کے پاس ہوں وہ تمام **فاروق بک ایجنسی قادیان**
دارالامان ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں۔ ہر ایک فرمائش
کے مطابق جو کتاب نہ ہوگی وہ تلاش کر کے بہم پہنچائی جائیگی
نیز

فاروق پریس

میں خدا کے فضل و کرم سے چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے
مخلصین سلسلہ سے دوست اپنا کام فاروق پریس میں بھیجکر ایک دفعہ ضرور
آزمائش کریں۔ جو واجبی نرخ اور وقت پر کر کے دیا جاتا ہے۔

المشتہر
مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ ہاں بڑی خوشی سے ہم آپ کو حوالہ دے سکتے ہیں۔ اسوقت تو دیر ہوگئی ہے۔ (مغرب کی اذان ہوچکی تھی) صبح آپ کو وہ حوالہ پہنچا دیا جائیگا۔

اس قدر گفتگو کے بعد پروفیسر صاحب رخصت ہونے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی کھڑے ہوگئے پروفیسر صاحب نہایت تعظیم کے ساتھ حضور کے آگے جھک کر آداب بجا لائے۔ اور رخصت ہوئے۔

دوسرے دن حوالہ ان کے پاس پہنچا دیا گیا اور احباب کے فائدہ کے لئے ذیل میں بھی ایک درج کیا جاتا ہے۔

حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ عن ابی ھریرۃ قال اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ تبارک و تعالی نسم الذین ماتوا فی الفترۃ والمعتوہ والاصم والابکم والشیوخ الذین جاء الاسلام وقد خرفوا ثم ارسل رسولا۔ ان ادخلوا النار فیقولون کیف ولم یاتنا رسول وایم اللہ لو دخلوھا لکانت علیھم بردا وسلاما ثم یرسل الیھم فیطیعہ من کان یرید ان یطیعہ قبل قال ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

(تفسیر ابن جریر صفحہ ۳۱ پارہ نمبر ۱۵)

زیر آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ جمع کریگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحیں جو مرگئے فترۃ میں اور ان کی جو دیوانے یا بہرے یا گونگے اور ایسے بوڑھے جو بدحواس ہوگئے تھے۔ اسوقت جبکہ اسلام آیا۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول کہ آگ میں داخل ہو جاؤ پس وہ کہیں گے کیوں۔ حالانکہ ہم میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔ اور قسم ہے۔ اللہ کی اگر وہ داخل ہوجاتے آگ میں۔ پس وہ ہوجاتی ان پر ٹھنڈی اور سلامتی بخش۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول۔ پس اطاعت کریگا۔ اس کی وہ جس نے ارادہ کیا تھا اطاعت کرے پہلے۔ اور ابوہریرہ نے کہا۔ اگر چاہو تو پڑھو۔ ماکنا معذبین الایۃ۔

ہندوستان کی خبریں

آغا خان کی آمد بمبئی — بمبئی۔ ۱۸ر جنوری۔ سر بھونگری۔ ہز ہائینس آغا خان۔ نواب سالار جنگ۔ آج قیصر ہند جہاز سے پہنچے ہیں۔

گریجوایٹ خواتین کی ایک علیحدہ مجلس — بمبئی۔ ۲۰ر جنوری۔ احاطہ بمبئی کی گریجوایٹ عورتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تعلیم یافتہ عورتوں کی وہ ایک علیحدہ قومی مجلس قائم کریں۔

وزیر اعظم کے صاحبزادے کا عزم ہند — خبر ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ کے صاحبزادے مع اپنی لیڈی کے ہندوستان آرہے ہیں۔

کلکتہ کے تمام مدارس بند پڑے ہیں — کلکتہ کے تمام طلباء نے مقاطعہ کر رکھا ہے۔ تمام مدارس بند پڑے ہیں۔ بپن چندرپال نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو تلقین کی۔ کہ وہ کلکتہ ہی میں رہیں۔ اور اپنے جذبات اور حسیات پر قابو رکھیں۔

عدم تعاون کے مخالفین کی گشتی چٹھی — پٹنہ۔ ۲۰ر جنوری۔ جو اشخاص کہ عدم تعاون کے مخالف ہیں اور جنہوں نے کانگریس میں یہ کوشش کی تھی۔ کہ عدم تعاون کی قرارداد کسی طرح منظور نہ ہو۔ انہوں نے پٹنہ سے ایک گشتی چٹھی شائع کی ہے۔ جسمیں عدم تعاون کی شدید مخالفت کی ہے۔ یہ چٹھی مسٹر سنہا۔ حسن امام۔ پی مین نواب سرفراز حسین خان وغیرہ کی طرف سے ہے۔

فنون لطیفہ کی حفاظت و ترقی — بنارس ۲۱ر جنوری۔ فنون ہنر کی حفاظت و ترقی کے لئے تمام ہندوستان کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کا صدر مقام بنارس ہے۔ اور سر رابندر ناتھ ٹیگور انجمن حمایت فنون ہند اس کے مربی ہیں۔ اس نے علم موسیقی و نقاشی کی تعلیم کے لئے جماعتیں کھولدی ہیں۔ اور قدیم ہندوستانی نقاشی کا ایک عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے۔

طلباء اور سیاسیات — کلکتہ ۲۱ر جنوری۔ کلکتہ کے طلباء کی ہڑتالوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گرد و نواح کے سکولوں پر بھی اس کا اثر ہوگیا ہے۔ اور عام جوش کی حالت میں بعض مقامات کے طلباء نے پڑھائی بند کردی ہے۔

دہلی کا مقدمہ اہانت و تدفین — دہلی ۲۱ر جنوری) یہ مقدمہ آج پھر مسٹر فرشن ورتھ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر ذکر الرحمٰن وکیل ملزم اسحاق نے دوسرا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ کہ وہ ایک اور ہفتہ تک عدالت میں حاضر ہونے کے ناقابل ہے۔ اسکے بعد عدالت نے خرچے اور ضمانتوں کے متعلق حکم دیا کہ ضمانتوں کی رقم وہی رہے۔ لیکن دونوں ملزم علیحدہ علیحدہ ضمانتیں دیں خرچہ گواہان صفائی کے متعلق عدالت نے حکم دیا کہ چونکہ ملزم عبداللہ نے ۱۸ تاریخ کو ۲ بجے تک گواہان کا خرچہ جمع نہیں کیا۔ اور صاف کہدیا تھا کہ میں خرچہ ادا نہیں کروں گا۔ اس لئے اپنے حقوق دوبارہ طلبی گواہان زائل کر چکا ہے لہذا اب عدالت صرف انہی گواہان کو طلب کریگی۔ جن کو عدالت انصاف کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ اسپر مسٹر رؤف علی نے اعتراض کیا۔ لیکن عدالت نے حکم بحال رکھا آئندہ پیشی ۲۸ تاریخ کو ہوگی۔

فسادات بہار — کلکتہ ۲۱ر جنوری۔ یورپین ایسوسی ایشن کی بہار برانچ کے سالانہ اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ یہ ایسوسی ایشن عدم تعاون کی تحریک کو اندیشہ ناک سمجھتی ہے۔ جو شمالی بہار میں شروع ہے۔ اور جو تمام تر تشدد طور پر غیر مفسدانہ ہے۔ تاہم چونکہ یہ روز بروز وسعت اختیار کررہی ہے۔ اسلئے وہ یورپین جو اپنے بال بچوں کے ساتھ ضلع کے اندرونی حصہ میں رہتے ہیں۔ اس سے بہت خائف ہیں۔ اور آثار و قرائن سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ گورنمنٹ کوئی کارروائی کرنے والی ہے۔ لہذا یہ ایسوسی ایشن گورنمنٹ کو مطلع کرتی ہے۔ کہ اگر اس بدامنی کا سد باب۔ نہ کیا گیا۔ تو خطرناک نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز ہز ایکسیلنسی گورنر بہار و اڑیسہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ایسوسی ایشن مذکور کے وفد کو شرف باریابی کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہز ایکسیلنسی کے روبرو ان ضلعوں کی نازک حالت بیان کرسکیں۔

دیانند کالج کے طلباء اور عدم تعاون — ڈی اے۔ وی کالج لاہور کے ۲۰۰ طلباء ترک موالات کے سلسلہ میں کالج چھوڑ گئے ہیں

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

مسلح افسروں کے حملے لنڈن ۔ ۲۰ جنوری سلنڈن کی خفیہ پولیس کی خبر ہے کہ سن فینیوں میں خونریزی کی کارروائی شروع کردی ہے ۔ چنانچہ مسلح افسروں نے گذشتہ شب لنڈن میں متعدد حملے کئے لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ۔ مگر چند دستاویزات ہاتھ لگی ہیں ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر کسٹول کیری میں گولی کا نشانہ بنایا گیا ۔ فوجی پولیس نے مسلح موٹر کاروں میں سوار ہو کر شہر کارک کے راستے بند کر لئے ۔ دو مکان تباہ کر دئے گئے جن سے پولیس نے ۱۵ جنوری کو گولیاں چلائی تھیں ۔ ہوائی جہاز سر پر منڈلاتے رہے ۔

متفرق خبریں

زار روس کی لڑکی کی لاش لنڈن ۱۸ ۔ جنوری ۔ بقول رائٹر دیوانہا نامی جہاز میں جو اس ہفتہ مصر پہنچنے والا ہے ۔ دو لاشیں ہیں ۔ جو بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک گرینڈ ڈچس اولگا کی اور دوسری اس کی خادمہ کی ہے ۔ جو ایکٹر نبرگ میں سے اکھاڑ کر شنگھائی چوری بھیجدی گئیں ۔ کہ فلسطین میں انہیں دوبارہ دفن کیا جائے ۔

سات سو مشکوک احمرین کی گرفتاری لنڈن ۱۸ ۔ جنوری ۔ پیرس کی خبر ہے کہ وہاں ایک سامنا سب کاروائیوں کے خلاف ایک نہایت سرگرم تیاری کی جارہی ہے ۔ مختلف جگہوں میں شب خون وقوع پذیر ہو رہے ہیں ۔ اور مشکوک اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں ۔ جن کی تعداد ۷۰۰ ہے ۔ ان کے متعلق شبہ کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ ایک بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے لئے بالشویکی پروپگنڈا (اشاعت مقاصد) مرتب کر رہے تھے ۔ صوبجات میں پولیس سرگرم کار ہے ؛

وزارت فرانس کا کھلاڑی وزیر لنڈن ۔ ۱۹ جنوری ۔ پیرس کی خبر ہے ۔ کہ برائنڈ کی کابینہ میں جسمانی تعلیم اور کھیل کے متعلق ایک نیا وزیر شامل ہے ۔ رسابق فٹ بال کے مشہور کھلاڑی اور فرانس کی کھیل کود کی انجمن کے صدر ایم ودال مزبورہ منصب وزارت پر متعین ہوئے ہیں ۔

مکسیکو میں طغیانی لنڈن ۱۹ فروری ۔ مکسیکو شہر کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے کہ پاشودہ میں پانی کے روکنے کا بند ٹوٹ گیا ۔ اور تمام شہر میں طغیانی آگئی ۔ یہ وہ مقام ہے ۔ جہاں چاندی کی کانیں ہیں ۔ اندازہ کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک سو آدمی غرق ہوگئے اور دو سو زخمی ہوئے ۔ اور ایک ہزار بے خانماں ہوگئے ہیں ؛

ہندوستان پر حملے کی تیاریاں اس امر کے روز افزوں ثبوت موجود ہیں کہ ماسکو میں وہی پرانی روح جنگ موجود ہے اور فوجیں ہمسایہ ملکوں کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں ۔ محاذ ترکستان کے سفیر نے اعلان شایع کیا ۔ جس سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے متعلق سازش کا طریق ترک نہیں کیا ۔ اس اعلان میں سرخ پوش فوجوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ جاؤ شمالی ہند کی حریت خواہ اقوام میں انقلاب پھیلاؤ ۔ اور برطانی امراء اور مہاجنوں کے کارندوں کی غلط بیانیوں اور بیہودہ سرائیوں کا جو طومار باندھ رکھا ہے ۔ اس کی تردید کرو ۔

مسٹر بونرلا اور عہد نامہ ترکی لنڈن ۲۲ جنوری ۔ مسٹر بونرلا نے بیان کیا کہ ترکی عہدنامہ صلح کے تعیر میں اسلئے تعویق ہو رہی ہے ۔ کہ امریکہ اس سے پہلوتہی کرنا چاہتا ہے ۔ اور اس بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ جو یورپ کی بین الاقوامی حالت پر آپڑا ہے ۔ اسلئے حالت بہت ہی خراب ہوگئی ہے ؛

جرمنی کی قلعوں کے متعلق صدائے احتجاج لنڈن ۱۹ ۔ جنوری ۔ برلن کی نیم سرکاری خبر ہے ۔ کہ حکومت جرمن نے اتحادی وزراء کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے ۔ جو کونسل کے سفراء نے جرمنی کے قلعوں ۔ بندرگاہوں کے متعلق اختیار کیا ہے ۔ اور اُسے روکنا چاہا ہے ۔ جرمنی نے اثبات پر زور دیا ہے ۔ کہ عہدنامہ صلح کی رُو سے اسے حق حاصل ہے ۔ کہ قلعوں ۔ بندرگاہوں پر وہ اپنا اقتدار قائم رکھے ۔

ضروریات زندگی کی قیمتوں میں تخفیف لنڈن ۱۹ جنوری ۔ سرکاری اعلان میں جو ضروریات زندگی موجودہ اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گذشتہ دو ماہ میں گیارہ درجہ تک اشیاء کی قیمتوں میں تخفیف ہوئی ہے ۔ اور آیندہ بھی مزید تخفیف کی اُمید کی جاتی ہے ؛

مہاراجہ بڑودہ کی معاودت لنڈن ۱۸ جنوری ۔ مہاراجہ گائیکواڑ اور مہارانی بڑودہ ۲۸ جنوری کو مارسلز سے جہاز مالوہ پر ہندوستان واپس ہونے کے لئے سوار ہونگے ۔

افغانستان میں غلاموں کی آزادی امیر امان اللہ خان صاحب والئے کابل نے ایک فرمان جاری کیا ہے ۔ کہ غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دیا جائے اور تاریخ معینہ کے بعد جو شخص غلام یا لونڈی فروخت کریگا اس پر دو ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جائے گا ۔ کابل میں اسکی تعمیل کے لئے ایک ماہ اور بیرونی علاقہ میں تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے ؛

قوم پرست ترکوں کو آرمینیا کا الٹی میٹم لنڈن ۔ ۱۸ جنوری ۔ بولشویکوں کی مشرق کی طرف قوم پرستوں کی پیشقدمی سے جو خطرات تھے وہ طفلس کی اس خبر سے ظاہر ہوتے ہیں کہ آرمینیا کی بولشویک گورنمنٹ نے ترکوں کو الٹی میٹم دیدیا تھا ۔ جس کی وجہ سے ترکوں کو الگزینڈرپول خالی کرنا پڑا ؛

مردوں اور عورتوں کی عدالت لنڈن ۔ ۱۸ جنوری ۔ برڈوں اور عورتوں کی مشترکہ عدالت نے کل پہلا فیصلہ صادر کیا اور ایک شخص کو بکس سارُس کو اس جرم میں موت کی سزا دیگئی ۔ کہ اس نے اپنی بیوی کو زہر دیکر مار ڈالا ؛

ترکوں اور یونانیوں کی جنگ ایتھنز ۔ ۱۹ جنوری ۔ ایشیائے کوچک میں یونانیوں کی شکست کے متعلق ایک سرکاری اعلان ہے ۔ کہ یونانی فوج کی نقل و حرکت کا مقصد پورا ہوگیا ۔ یعنی دشمن کی فوج جو آگے بڑھنے کے لئے حملہ آور ہوئی تھی ۔ شکست کھا گئی ہے ۔ اسلئے یونانی فوج اب واپس آگئی ہے ۔ دشمن کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)